سوال

(611) بغیر عذر کے نسل کشی کرنے کا حکم اوران ضرورتوں کا بیان جن کی وجہ سے نسل کشی جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بھائی بغیر کسی عذر کے قطع نسل کے حکم کے متعلق سوال کرتا ہے نیز وہ کون سے عذر ہیں جن کی وجہ سے قطع نسل جائز ومباح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ایسی نس بندی کہ جس کے بعد اولاد کا بالکل امکان نہ رہے علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کی صراحت کے مطابق حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے جس کثرت اولاد کی توقع رکھتے ہیں یہ اسکے خلاف ہے نیز اس لیے بھی کہ اس میں مسلمانوں کی ذلت کے اسباب ہیں کیونکہ مسلمان جتنے زیادہ ہوں گے اتنے ہی وہ عزت دار اور بلند ہوں گے، اسی لیے اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کو کثرت عطا فرما کر ان پر اس کا احسان جتلایا۔ چنانچہ فرمایا:

وَجَعَلْنَـٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ٦ ... سورة الإسراء

"اور تمھیں تعداد میں زیادہ کر دیا۔"

اور شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو بطور احسان یہ کثرت یاد دلائی اور فرمایا:

وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ... ٨٦ ... سورة الاعراف

"اور یاد کرو جب تم بہت کم تھے تو اس نے تمھیں زیادہ کر دیا۔"

اور حقیقت واقعی اس بات پر شاہد ہے کہ بلاشبہ امت جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی وہ غیروں سے مستغنی وبے پرواہ ہوگی، اوران کا اپنے دشمنوں کے مقابلے میں رعب ودبدبہ ہوگا، لہذا انسان کو جائز نہیں ہے کہ وہ قطعی طور پر نس بندی کروادے، الا یہ کہ اس کی کوئی انتہائی ضرورت ہو، مثلاً ڈر ہو کہ عورت جب حاملہ ہوگی تو اس کی موت واقع ہوجائے گی تو ایسی صورت میں ضرورت کے تحت کوئی حرج نہیں کہ وہ اس عورت کے لیے مانع حمل کوئی طریقہ اختیار کرے، یہ وہ عذر ہے جس کی وجہ سے نسل کشی مباح ہے۔ ایسے ہی اگر عورت کے رحم میں کوئی ایسا مرض ہو جس کے متعلق خدشہ ہے کہ وہ مرض باقی جسم میں سرایت کر کے اس کو ہلاک کر دے گا تو اس کو مجبوراً رحم نکلوانا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (فضیلۃ الشیخ

محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 540

محدث فتویٰ